مسعود الرحمن

حقیقت خرافات میں کھو گئی

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے اختتامی سالوں میں آپ کی حد درجہ رحمدلی اور نرم خوئی سے ایک ایسا گروہ وجود میں آیا کہ جس نے حضرت علیؓ کی محبت کا لبادہ اوڑھ کر خلفاء ثلاثہ اور تمام صحابہؓ کو برا بھلا اور ان پر طعن و تشنیع کے تیر چھوڑنا شروع کر دیئے تھے اور آج ۱۴ سو سال کا طویل عرصہ گذر چکا ہے لیکن ان اعدائے اسلام کے دل ابھی بھی صحابہ کرامؓ کے خلاف کینہ و بغض کی آگ سے سلگ رہے ہیں۔ شیعیت نے ویسے تو اسلام کی بیشتر بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کی مذموم کوشش کی ہے لیکن اس کی اس تحریک کا ایک بھیانک اثر یہ پایا گیا ہے کہ مسلمان اپنی تاریخ سے بھی بالکل ناواقف ہو کر رہ گئے ہیں اور اسی لئے بڑے بڑے " علماء " شیعیت کی وضع کردہ اصطلاحات مثلاً " پنجتن پاک " اور " نیاز حسینؓ " کے لئے آپس میں الجھتے رہتے ہیں اور نہیں جانتے کہ اس کا سراسر فائدہ دیگر دشمنان اسلام کو پہنچتا ہے۔ حالانکہ اگر ذرا غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ کیا پیغمبر ذیشان صرف ۵ ۔ نفوس ہی کو مومن اور مقدس بنا سکے سو اگر اس بات کو مانا جائے تو پھر بتلائے کہ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کا سرٹیفکیٹ (Certificate) کن کے لئے ہے، مگر بقول اقبال :

حقیقت خرافات میں کھو گئی ——— یہ امت روایات میں کھو گئی

تمدن تصوف، شریعت، کلام ——— بتان عجم کے پجاری تمام

اور آج عام مسلمانوں کی بات تو چھوڑیں ماشاء اللہ ایسے بھی " داعیان علم " میسر ہیں کہ جو اصل تاریخ اسلام سے بے بہرہ ہیں اور اس کی دلیل یہ ہے کہ جب حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہؓ پر زبان طعن دراز کرتی ہے تو چند علماء کے سوا کوئی عالم دین بھی ان کا علمی جواب نہیں دیتا بلکہ بعض تو ایسے ہیں کہ وہ نبی کے صحابہ پر سب و شتم سنتے بھی ہیں اور پھر ان سے اتحاد کے داعی بنے رہتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر شیعیت ابو بکر صدیقؓ کو اپنی صف میں سے نکال دے یا ان پر کفر

کا فتویٰ صادر کرے تو وہ ساری عمر اپنے ؟ ۔ امام ثابت نہیں کر سکتی ۔ آیئے ذرا تاریخ کی ورق گردانی کریں کہ یہ بات کتنی حق پر ہے ! ——————

حضرت ابو بکرؓ نے کل ۴ ۔ نکاح کئے تھے ۔ آپ کا پہلا نکاح زمانہ جاہلیت میں قتیلہ بنت عبدالعزیز سے ہوا تھا اور اس نے اسلام قبول نہیں کیا تھا لہٰذا حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اسے طلاق دے دی تھی اس کے بطن سے حضرت عبد اللہ بن بکرؓ اور حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ پیدا ہوئیں ۔ یہ وہی اسماءؓ ہیں کہ جو تین دن تک غار ثور میں حضور کے لئے کھانا لے کر جاتی رہی تھیں اور آپ ہی کے بطنؓ سے عبد اللہ بن زبیرؓ جیسے صحابی پیدا ہوئے تھے کہ جنہیں حضرت محمد بن قاسم کے چچا اور سسر حجاج بن یوسف نے پھانسی پر لٹکا دیا تھا ۔ بہر حال حضرت ابو بکرؓ نے دوسری شادی حضرت ام رومانؓ سے کی جو کہ مسلمان تھیں اور ان کے بطن سے حضرت عبدالرحمان بن ابی بکرؓ اور ام المومنین حضرت عائشہؓ پیدا ہوئیں تھیں ۔ تیسرا نکاح حضرت علی کی پیش کش پر آپ نے حضرت جعفر طیارؓ کی بیوہ حضرت اسماء بنت عمیسؓ سے کیا تھا کیونکہ حضرت جعفر طیارؓ حضرت علیؓ کے بڑے بھائی تھے اور جنگ موتہ میں شہید ہو چکے تھے ۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کی وفات کے بعد حضرت علیؓ نے حضرت اسماء بنت عمیسؓ سے خود نکاح کر لیا تھا ۔ بہر حال حضرت اسماء بنت عمیسؓ سے حضرت محمد بن ابی بکرؓ پیدا ہوئے جنہیں بعد میں حضرت علیؓ نے مصر کا گورنر بنا کر بھیج دیا تھا ۔ صدیق اکبرؓ نے چوتھا نکاح حضرت حبیبہ بنت خارجہ انصاریہؓ سے کیا جن کے بطن سے ایک بیٹی ام کلثوم پیدا ہوئی تھی ۔ اب اصل معاملہ یہاں سے شروع ہوتا ہے ۔ حضرت عمر فاروقؓ نے جب ایران فتح کیا تو شہنشاہ ایران کی دو بیٹیاں شاہجہاں اور نفیسہ بھی قیدیوں میں شامل تھیں ۔ حضرت عمرؓ نے ان میں سے ایک کا نکاح حضرت حسین سے کر دیا یعنی شاہجہاں حضرت حسینؓ کے عقد میں آگئیں اور پھر یہی زوجہ شہربانو کے نام سے مشہور ہوئیں ۔ بہر حال دوسری شہزادی نفیسہ کا نکاح حضرت محمد بن ابی بکرؓ سے کر دیا گیا ۔ ادھر حضرت محمد کے بھائی عبدالرحمان بن ابی بکرؓ کے گھر ایک بیٹی پیدا ہوئی جسکا نام

اسما بنت عبدالرحمان تھا اور ادھر حضرت محمد بن ابی بکرؓ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام قاسم رکھا تھا لہٰذا بعدؓ ازاں ان دونوں یعنی قاسم اور اسما کی شادی کر دی گئی اور اسی نتیجے میں ان کے ہاں ایک لڑکی ام فروہ پیدا ہوئی ۔ ادھر حضرت حسینؓ کے بیٹے علی جن کا لقب زین العابدین اور کنیت ابو بکر تھی کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام باقر رکھا گیا اور یہ شیعہ حضرات کے پانچویں امام معصوم ہیں ۔ خیر! ان امام باقر کا نکاح ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابو بکر سے کر دیا گیا اور ان کے ہاں حضرت جعفر صادقؓ پیدا ہوئے اور پھر ان ہی کی اولاد آگے شیعوں کی امام بنتی ہے ۔ اب ذرا غور کریں تو معلوم ہو گا کہ حضرت جعفر صادق ' حضرت ابو بکرؓ کے نواسے بھی ہوئے اور پوتے بھی اور اسی لیے آپ اکثر فرماتے تھے کہ ــــــــ

ولدنی ابو بکر مرتین ۔ مجھے ولادت میں ابو بکر سے دوہرے واسطے ہیں (کشف الغمہ ۔ جلاء العیون)

لیکن حیرت ہے کہ شیعہ حضرات اپنے امام کے نانا اور دادا ہی کے دشمن بنے ہوئے ہیں ۔ کاش :

اور پھر حضرت ابو بکرؓ سے پیار کا اندازہ تو اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ ــــــــ

اے ابو بکرؓ میں تمہاری بیعت کیوں نہ کروں کہ تمہیں میرا امام تو خود پیغمبر خدا بنا کر گئے ہیں ۔ (البرہان فی تفسیر القرآن)

اب آیئے ایک اور پہلو کی طرف جسے شیعیت نے تاریک کر دیا ہے بات مشہور ہے کہ فتح مکہ کے وقت آنحضور نے حضرت علیؓ کو اپنے کندھے پر بٹھا کر کعبہ کے بتوں سے پاک کیا ــــ شیعیت اپنا پورا زور اس بات پر صرف کرتی ہے کہ آنحضرت کی ۳ ۔ بیٹیاں تھیں ۔ شیعیت کے اس دعوے کا تعلق اس " تطہیر کعبہ " سے بھی ہے آیئے دیکھتے ہیں کہ کیسے ؟ ــــ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ سے شادی کی اور قاسم پیدا ہوئے

پھر آپ کی سب سے بڑی بیٹی زینبؓ پیدا ہوئیں اور شیعہ ان ہی کا انکار کرتے ہیں ' بہر حال حضرتؓ زینب جوان ہوئیں تو آپ کا نکاح ابو العاصؓ سے کر دیا گیا کہ حضرت خدیجہ ان کی خالہ تھیں ۔ خیر! ان سے تین بچے پیدا ہوئے ایک کا نام علی بن ابو العاص تھا ۔ ایک بیٹی کا نام امامہ بنت ابو العاص تھا اور ایک بیٹا بغیر نام رکھے فوت ہو گیا تھا ۔ اور یہ علی بن ابو العاص تھے کہ جن کی عمر میں فتح مکہ کے وقت ۷ ۔ سال تھی اور جنہیں حضور نے اپنے کندھوں پر بٹھا کر بت توڑنے کے لئے کہا تھا نہ کہ داماد رسول حضرت علی بن ابی طالبؓ کہ جن کی عمر اس وقت ۳۱ ۔ سال تھی لیکن واہ رے شیعیت ! تو نے امام کی شان بھی بیان کرنا چاہی تو وہ بھی جھوٹ کا سہارا لے کر کاش تجھ پر علیؓ جیسے سچے مومن کا کچھ اثر ہی ہو جائے ۔ اب اگر شیعیت زینبؓ کو مانے تو وہ علیؓ کی شان میں غلو سے کام نہیں لے سکتی سو اس نے سوچا کہ حضور کی اس بیٹی ہی سے انکار کر دو ۔ اس کے علاوہ اگر بالفرض حضرت زینبؓ کا وجود تسلیم نہ کیا جائے تو بتاؤ کہ حضرت علیؓ کی دوسری بیوی کون تھی ؟ ——— دوسری بیوی حضرت زینب کی بیٹی حضرت امامہ بنت ابو العاص تھی کہ جن کے بطن سے محمد اور اوسط پیدا ہوئے تھے اور یہ بات بھی دلچسپ ہے کہ سیدہ فاطمہؓ نے دنیا سے کوچ کرتے ہوئے وصیتا حضرت علی سے کہا کہ اگر مجھ جیسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہو تو میری بہن زینب کی بیٹی امامہ سے نکاح کر لو ۔

واہ یاران تیزگام ! اپنے امام کی زوجہ کا بھی تمہیں خیال نہیں ۔ کاش تم سمجھ جاؤ کہ تمہاری ستم ظریفی کس کس پر اثر انداز ہو رہی ہے ۔

اور پھر حضرت فاروق سے حضرت علی کی قرابت داری کون جھٹلائے ! یہ تو شیعہ کتب واضح کرتی ہیں کہ حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ کو اپنی بیٹی نکاح میں دی اور اس وقت حضرت عمرؓ کی عمر عزیز اتنی ہی تھی جتنی کہ آنحضور کی حضرت عائشہ صدیقہؓ سے نکاح کے وقت تھی یعنی حضرت عمرؓ فاروق زندگی کی ۵۳ ۔ بہار دیکھ چکے تھے جبکہ حضرت ام کلثوم بنت علیؓ ۹ سال کی تھیں ۔ اور یہ ام کلثومؓ ' حسنؓ و حسینؓ کی بہن

تھیں ' فاطمہؓ کی بیٹی تھیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی تھیں ۔ اور جب حضرت عمر فاروقؓ فوت ہو گئے تو آپ کا عقد ثانی عون بن جعفر طیار سے ہوا تھا ۔ (اعلام الوری از طبرسی)

یہ بھی ایک ستم ظریفی ہے کہ حضرت عثمانؓ کو برا بھلا کہا جائے حالانکہ حضرت عثمانؓ سے حضرت علیؓ کو اتنا پیار تھا کہ انہوں نے اپنی ۴ ۔ بیٹیوں کا نکاح ' حضرت عثمانؓ کے ۴ ۔ بیٹوں سے کیا تھا ۔ (اعلام الوری ۔ از طبرسی)

بہر حال شیعیوں کو داد دینا پڑتی ہے کہ انہوں نے کس طرح سے ہم تمام مسلمانوں کو حضور کے صرف دو نواسوں سے آگاہ کیا حالانکہ نبی کے ۶ ۔ نواسے تھے ۱ اور ۴ ۔ نواسیاں ' حضرت حسنؓ و حسینؓ عالی مرتبت ہیں لیکن بحیثیت نواسہ تو سب برابر ہیں لیکن کوئی پتا نہیں ۔ آیئے ذرا نواسوں کی فہرست بھی دیکھ لیں حضرت حسنؓ و حسینؓ اور محسنؓ حضرت فاطمہؓ کے بطن سے تھے جبکہ حضرت علی بن ابو العاص ' حضرت زینب کے بطن سے تھے اسی طرح ایک وہ بھی تھے جو کہ حضرت زینب ہی کے بطن سے تھے مگر نام رکھنے سے پہلے ہی فوت ہو گئے تھے اور ایک نواسہ رسول حضرت عبد اللہ بن عثمانؓ تھے جو حضرت رقیہؓ کے بطن سے تھے ۔ ۴ ۔ نواسیوں میں ام کلثومؓ ' رقیہؓ اور زینبؓ ' حضرت فاطمہؓ کے بطن سے تھیں اور ایک نواسی حضرت امامہؓ تھیں جو کہ حضرت زینب کے بطن سے تھیں اور بعد میں حضرت علی کے عقد میں آئی تھیں ۔

آخر میں مجھے ان تمام دوستوں سے درخواست کرنا ہے جو کہ اسلام کے لئے مخلص ہیں کہ دوستو ! دشمنان اسلام ہر طرف سے اسلام کے خلاف پر تول رہے ہیں اور ایسے حالات میں چند لوگوں کا مجتمع ہونا کوئی معنی نہیں رکھتا بلکہ اس کے لئے سب کو ایک ہونا پڑے گا اور اس کے لئے بے حد ضروری چیز اپنی تاریخ اپنے اسلاف اور اپنے بزرگوں سے آشنائی ہے اور یہ بات مطالعہ سے حاصل ہوتی ہے ۔ فقط علماء پر اکتفا کئے رہنا درست نہیں از خود علم حاصل کیجئے کہ اس میں زیادہ اعتماد ہوتا ہے وگرنہ دیکھ لیں کہ

باقی مضمون صفحہ نمبر ۲ پہ